بسم اللہ الرحمان الرحیم

(نوٹ ۔خلیفہ ثانی اور اُسکے بھائی مرزا بشیر احمد کی تعلیم کے مطابق وہ لوگ جو حضرت مرزا غلام احمدؑ پر ایمان نہیں لائے کافر ہیں)

’’الغلام‘‘ سائٹ کے ایک قاری کا مراسلہ بے کم وکاست اور بلا تبصرہ آپ سب کی جانکاری کیلئے پیش خدمت ہے

؎ آئینہ اُن کو دِکھایا تو بُرا مان گئے

عوام کا بنایا ہوا ایک ایرانی صدر ’’کافر‘‘

بمقابلہ

خدا کے بنائے ہوئے خلفائے احمدیت ’’حقیقی مسلمان‘‘

خاکسار جناب اظہر نیاز کا ایک کالم بعنوان ’’ناممکن‘‘ جو مورخہ ۱۹۔اکتوبر ۲۰۰۷ء کو ’’خبریں‘‘ اخبار کے ’’کالم کارنر‘‘ کی زینت بنا تھا قارئین ’’الغلام‘‘ کی خدمت میں پیش کرتا ہے:۔

میرا کالم......اظہر نیاز

ناممکن......!!

آجکل انٹرنیٹ معلومات کا بنیادی ماخذ ہے اوراس نے ناممکن کو ممکن بنادیا ہے۔میرے پاس ایک ای میل آیا جس میں کچھ معلومات ایران کے بارے میں ہیں اور کچھ معلومات پاکستان کے بارے میں ہیں۔ایران کے بارے میں پڑھ کر میں نے سوچا'اللہ کرے یہ سچ ہو اور پاکستان کے بارے میں پڑھ کر میں نے سوچا'اللہ کرے یہ سچ نہ ہو لیکن دونوں معلومات کے بارے میں ایک لفظ اب بھی ہمارا عنوان ہے’’ناممکن‘‘۔میں یہ معلومات آپ کی توجہ کیلئے پیش کرتا ہوں۔

فوکس ٹیلی ویژن چینل نے ایک انٹرویو میں ایرانی صدر سے پوچھا کہ آپ صبح جب آئینہ دیکھتے ہیں تو اپنے آپ سے کیا کہتے ہیں۔ایران کے صدر احمدی نژاد نے جواب دیا'میں ایک شخص کو آئینہ میں دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں’’یاد رکھو'تم ایک معمولی ملازم کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہو۔آج کے دن تم پر بھاری ذمہ داری ہے اور وہ ہے ایرانی قوم کی خدمت۔‘‘

احمدی نژاد نے جب سے صدارت کا عہدہ سنبھالا بہت سے افراد کو حیران کر دیا۔انہوں نے کئی ایسے کام کئے جو کسی سربراہ مملکت سے متوقع نہ تھے۔انہوں نے صدر کا عہدہ سنبھالا تو اپنے دفتر کے بیش بہا اور قیمتی قالین تہران کی ایک مسجد کو عطیہ کر دیئے اور اپنے دفتر میں کم قیمت اور عام کارپٹ بچھوا دیئے۔

انہوں نے دیکھا کہ استقبالیہ نہایت شاندار اور عیاشانہ طرز کا ہے تو انہوں نے اسے بند کروا دیا اور اپنے پروٹوکول آفس سے کہا کہ دفتر کا ایک عام کمرہ جس میں لکڑی کی کرسیاں رکھی ہوں بطور استقبالیہ استعمال کیا جائے۔ایران کے صدر جب کسی وزیر کی تقرری کرتے ہیں تو اس سے ایک دستاویز پر دستخط کرواتے ہیں جس پر کئی نکات لکھے ہوتے ہیں'خاص طور پر یہ کہ اس کی مالی حالت وہی رہے گی جو اَب ہے۔اس کے اور اس کے رشتے داروں کے اکاؤنٹ چیک کئے جاتے رہیں گے۔یہ اس کیلئے اور اس کے رشتے داروں کیلئے مناسب نہیں اور غیر قانونی ہے کہ اپنے عہدے سے کوئی فائدہ اٹھائیں۔سب سے پہلے انہوں نے اپنی’’دولت‘‘سب کے سامنے رکھی۔ان کے پاس ایک کار تھی۔ایک پرانا گھر جو چالیس برس پہلے وراثت میں انہیں باپ کی طرف سے ملا تھا اور وہ تہران کے نہایت ہی پسماندہ علاقے میں ہے۔ان کے اکاؤنٹ میں کوئی رقم نہیں ہے۔اس اکاؤنٹ میں محض ان کی تنخواہ آتی تھی جو وہ یونیورسٹی سے بطور لیکچرر وصول کرتے تھے وہ تھی 250 ڈالر۔ایک اور حیران کن بات یہ ہے کہ ایران کے صدر اب بھی اس گھر میں رہتے ہیں۔

ایران دنیا کے امیر ملکوں میں سے ہے۔معاشی اور سیاسی طور پر انتہائی مستحکم'تیل کی دولت سے مالا مال لیکن صدر تنخواہ تک نہیں لیتے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ تمام دولت قوم کی ہے اور وہ محض اس کے محافظ ہیں۔ایران کے صدر احمدی نژاد جب صبح دفتر آتے ہیں تو ان کے ساتھ ایک بیگ ہوتا ہے جس میں ان کا ناشتہ ہوتا ہے۔کچھ سینڈوچز یا ڈبل روٹی جو ان کی بیوی نے زیتون کے تیل اور پنیر کے ساتھ بنائی ہوتی ہے اور وہ مزے سے اور خوشی سے کھاتے ہیں۔

ایک کام انہوں نے آتے ہی یہ کیا کہ صدر کے ذاتی جہاز کو کارگو جہاز میں تبدیل کروا دیا تاکہ عوام کا خزانہ ضائع نہ ہو اور حکم دیا کہ وہ عام جہاز میں اور عام سستی کلاس میں سفر کریں گے۔وہ اپنے وزراء کے ساتھ ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں'تاکہ ان کی مصروفیات اور کارکردگی کا پتہ چلتا رہے۔کسی بھی وزیر کو ان کے آفس میں آنے کیلئے اجازت کی ضرورت نہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے استقبالیہ تقریبات ختم کر دی ہیں۔ریڈ کارپٹ اور فوٹو سیشن پر پابندی لگا دی۔جب وہ کسی ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں تو وہ خاص ہدایات دیتے ہیں کہ ان کے کمرے میں بڑا بیڈ نہ ہو کیونکہ وہ بستر پر سونے کو پسند نہیں کرتے بلکہ فرش پر ایک کمبل کے ساتھ سوتے ہیں۔مسجد میں جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جاتے ہیں۔ان کیلئے پہلی قطار میں جگہ نہیں رکھی جاتی اور سب سے بڑھ کر کئی مواقع پر انہوں نے میونسپلٹی کے صفائی کرنے والے عملے کے ساتھ مل کر ان گلیوں کی صفائی کی جہاں ان کا گھر یا صدارتی دفتر ہے۔یہ سب کچھ پڑھ کر اور احمدی نژاد کی تصویریں دیکھ کر مجھے حوصلہ ہوا کہ......ع......ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں۔یہ وہ معلومات تھیں جنہیں پڑھ کر میں نے سوچا کہ ہے ناممکن لیکن خدا کرے سچ ہو۔

اور اب تصویر کا دوسرا رخ'ایک دوسرا مسلمان ملک پاکستان'ہم اونچی پرواز کی بجائے ذرا سا نیچے پرواز کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ عوام کے خزانے کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ممبران قومی اسمبلی کی ماہانہ تنخواہ ایک لاکھ بیس ہزار سے دو لاکھ روپے تک ہے۔سفری اخراجات ایک لاکھ روپے ماہانہ ہیں۔دفتر کے اخراجات ایک لاکھ چالیس ہزار روپے ماہانہ ہیں۔اسلام آباد آنے جانے کیلئے 8 روپے فی کلومیٹر تقریباً 48 ہزار روپے (6 ہزار کلومیٹر)۔اسمبلی کے اجلاس کے دوران 500 روپے روزانہ اضافی۔پورے پاکستان میں جب اور جہاں جانا چاہیں ٹرین کا اے سی سفر مفت۔بیگم اور سیکرٹری کے ساتھ جہاز کے بزنس کلاس میں سال میں چالیس دفعہ سفر بالکل مفت۔گورنمنٹ ہوسٹل مفت۔پچاس ہزار یونٹ تک بجلی مفت۔ایک لاکھ ستر ہزار تک لوکل کالز مفت۔اس طرح ایک سال میں ایک رکن قومی اسمبلی پر تقریباً 3 کروڑ 20 لاکھ روپے اخراجات اٹھتے ہیں جو پانچ سال میں 16 کروڑ روپے بن جاتے ہیں اور یوں 534 ممبران قومی اسمبلی کے پانچ سال کے اخراجات 85 ارب 44 کروڑ روپے بنتے ہیں۔

یہ وہ دوسرا ناممکن ہے جس کے بارے میں سوچتا ہوں اللہ کرے یہ سچ نہ ہو۔دونوں حقائق اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔کیا یہ ممکن ہے کہ آئندہ الیکشن میں محض چہرے نہ بدلیں'نظام بھی بدلا جائے۔ہے تو ناممکن لیکن احمدی نژاد کی مثال ہمارے سامنے ہے'اس لئے میں مایوس نہیں ہوں۔

......☆......☆......☆......

محمود احمدی نژاد اگر خدانخواسطہ ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ اور ’’خلافت کی برکات‘‘ کے فریبوں میں پھنس کر احمدی ہو جاتا تو وہ اپنی ساری زندگی محمودی نظام جماعت میں کسی دفتر کے باہر چوکیدار یا چپڑاسی کی حیثیت میں گزارتا اور اُسے اپنے خداداد تقویٰ اور اعلیٰ صلاحیتوں کے بھرپور اظہار کا موقعہ کبھی نہ ملتا۔میرا افرادِ جماعت سے سوال ہے کہ آپ اپنے خلفاء کو جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ سورۃ نور کی آیت نمبر ۵۶ کے مطابق خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہیں مندرجہ بالا کالم کی روشنی میں کس صف میں کھڑا کریں گے پاکستان کے ممبران قومی اسمبلی کی صف میں یا ایرانی صدر محمود احمدی نژاد کی صف میں ۔؟ کاش ہمیں بھی خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں کی بجائے کوئی محمود احمدی نژاد ایسا عوام کا بنایا ہوا احمدی خلیفہ مل جاتا ۔؟

؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

فقط

ایک احمدی قاری

۲۷۔اکتوبر ۲۰۰۷ء